تبدیلیٔ جلود (دوران عذاب جلد کی تبدیلی) پر مبنی سائنسی تاویلات کا تجزیاتی مطالعہ (زغلول النجار اور سلطان بشیر محمود کے سائنسی تفاسیر کی روشنی میں)

An Analytical Study of Scientific Exegesis Based on the Transformation of the Skin During the Torment in the Light of Scientific Exegesis of Zaghlul Al-Najjar and Sultan Bashir Mahmood

محمد ثاقب*

ڈاکٹر رب نواز**

ISSN (P) 2664-0031 (E) 2664-0023
DOI: https://doi.org/10.37605/fahmiislam.v4i1.230

Received: April 5 ,2021
Accepted: April 30, 2021
Published: June 30,2021

Abstract

In the Holy Qur'an, Allah Almighty informed the human beings about transformation of the skin during the torment on the Day of Judgment about 1400 years ago. Therefore, some contemporary scholars of the Qur'an and science have scientifically interpreted some verses related to transformation of the skin.This article analyzes the scientific Exegesis of Dr. Zaghlool Raghib Muhammad Al-Najjar and Sultan Bashir Mahmood transformation of the skin of the torment on the Day of Judgment.This article covers five topics including literal explaination of The Quranic word Nadaj and Sallee in the first section, the opinions of the majority of Exegetists (Mufassireen) regarding the related Verse in the second, scientific exegesis of Zaghlul al-Najjar in the third, scientific exegesis of Sultan Basheer Mahmood in the fourth, and analytical study in the fifth. In the analytical study, Zaghlul Al-Najjar and Sultan Bashir Mahmood's collection of verses in scientific exegesis on the subject of transformation of the skin during the torment on the Day of Judgment, argumentation from Hadith and Commentators, differences and similarities in the interpretations of the two scientific Commentators, the views of the contemporary scholars of the Holy Quran & Modern Science about the subject and the objectives mentioned in the related Verse have been anilitical analyzes in the given article.

Keywords: Analytical Study, Exegesis, Sultan Bashir Mahmood, Zaghlool Al-Najjar, Transformation of the Skin

* پی ایچ ڈی سکالر، ہائٹیک یونیورسٹی، ٹیکسلا / سبجیکٹ سپیشلسٹ اسلامیات GHSS ٹھنڈ کوئی صوابی (KPK)۔

** اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیات، ہائیٹک یونیورسٹی، ٹیکسلا

تعارفی بحث

قرآن کریم کی متعدد آیات کریمہ ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے کائنات کے مختلف اجسام کی جانب اشارہ کیا ہے تا کہ انسان اس سے نصیحت حاصل کرے۔ اس قسم کی آیات کو آیات کونیہ کہا جاتا ہے۔ پچھلے ادوار میں بعض نامور علماء دین مثلاً امام غزالیؒ (م 505ھ)، امام رازیؒ (م 606ھ) اور جلال الدین سیوطیؒ (911ھ) وغیرہ نے قرآن کریم کا عصری علوم کے ساتھ ربط کے موضوع پر بحث کیا۔ یہ سلسلہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ عصر حاضر میں سائنسی علوم میں ترقی کے باعث کچھ مسلمان اہل علم قرآن کریم اور جدید سائنس میں مطابقت کی جانب متوجہ ہوئے۔ گزشتہ صدی عیسوی میں شیخ طنطاوی جوہری (متوفی 1940ء) نے ایک جامع سائنسی تفسیر لکھی۔ اس کے بعد سائنسی منہج تفسیر ایک مستقل رجحان کے طور پر ابھر کر سامنے آیا۔ زغلول النجار (مصر)[1] نے آیات کونیہ پر تفسیر لکھی۔ ہمارے ملک پاکستان سے تعلق رکھنے والے معروف سکالر سلطان بشیر محمود (پاکستان)[2] نے بھی قرآن کریم کی کچھ سورتوں کی سائنسی تفسیر لکھنے کا اہتمام کیا۔ دونوں سائنسی مفسرین کی تفاسیر میں قرآن کریم کا درجنوں جدید سائنسی موضوعات کے ساتھ ربط مطالعہ کرنے کو ملتا ہے۔ ان موضوعات میں سے ایک تبدیلئ جلود کی سائنسی تاویل بھی ہے۔ جس پر گزشتہ صدی سے کافی سائنسی تحقیقات سامنے آچکی ہیں۔ زیر بحث آرٹیکل میں زغلول النجار اور سلطان بشیر محمود کا دوران عذاب جلد کی تبدیلی پر مبنی سائنسی تاویلات کا تجزیاتی مطالعہ شامل ہے۔ اس آرٹیکل میں درج ذیل مباحث شامل ہیں۔

مبحث اول: عربی لغت میں نضج اور صلی کا مفہوم

ابن منظور[3]، امام راغب[4] اور ابو بکر رازی[5] نے نضج کا معنی پک جانا بیان کیا ہے۔ نضج اللحم سے گوشت کا پک جانا مراد ہے۔ خلیل فراہیدی نے بھی یہی معنیٰ بیان کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رجل النضیج پختہ و مضبود رائے کے حامل شخص کو کہتے ہیں۔[6] امام راغب[7]، ابو بکر رازی[8] اور مجد الدین فیروز آبادی[9] نے صلی سے آگ میں ڈالا جانا مراد لیا ہے۔

مبحث دوم: جمہور مفسرین کے نزدیک تبدیلئ جلود کا مفہوم

مفسر ابن جریر نے تبدیلئ جلود کے حوالے مفسرین کے چند اقوال ذکر کئے ہیں جن میں ایک مفہوم یہ ہے کہ جلد صرف عذاب پہنچانے کا ایک وسیلہ ہو گا تا کہ جسم عذاب محسوس کرے۔ بعض مفسرین کہتے ہیں

کہ اللہ تعالیٰ انسان کا اصلی یعنی پہلے والا جلد دوبارہ تخلیق فرمائیں گے۔ نیا تبدیل شدہ جلد اصلی جلد سے مختلف نہیں ہو گا بلکہ وہی جلد دوبارہ پیدا ہو تا رہے گا۔[10] امام قرطبی فرماتے ہیں کہ جلد کی تبدیلی نفوس کے عذاب میں اضافہ کرے گا کیونکہ نفوس ہی تکلیف محسوس کرتے ہیں اور اس آیت میں کفار کے ابدان و ارواح دونوں کو تکلیف دینا مقصود ہے۔[11] امام رازی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ وہ جس طرح عذاب دینا چاہے دے سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بدلنے والی کھال بھی انسان کی ماہیت کا جز ہے تاہم عذاب انسان کی ذات کو ہو گا اور جلد بطور وسیلہ استعمال ہو گا۔[12] سید قطب شہیدؒ کے مطابق اس آیت میں ایسا منظر بیان کیا گیا ہے جو گویا انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ ساری توجہ اس جانب مرکوز ہو جاتی ہے۔ آپ اس سزا کو مناسب اور منصفانہ کہتے ہیں۔ بار بار کھال کی تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ کفار از سر نو جلیں گے اور از سر نو انہیں عذاب دیا جائے گا۔[13] علامہ شبیر احمد عثمانی کی رائے کے مطابق اس آیت کی رو سے کفار ہمیشہ عذاب میں یکساں مبتلا رہیں گے۔[14]

مبحث سوم: زغلول النجار کے نزدیک تبدیلیٔ جلود کی سائنسی تاویل

زغلول النجار اور سلطان بشیر محمود نے درج ذیل آیت کریمہ کی سائنسی تاویل میں انسانی جلد کی خصوصیات پر بحث کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا ۖ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾[15]

ترجمہ: جن لوگوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کر دیا ہے انہیں بالیقین ہم آگ میں جھونکیں گے اور جب اُن کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تاکہ وہ خوب عذاب کا مزا چکھیں، اللہ بڑی قدرت رکھتا ہے اور اپنے فیصلوں کو عمل میں لانے کی حکمت خوب جانتا ہے۔[16]

زغلول النجار کے مطابق اس آیت میں انسانی جلد کی حساسیت کی طرف اشارہ ہے سائنسی تحقیقات کے مطابق اگر جلد حساس نہ ہو تو انسان کو درد کا احساس نہیں ہوتا۔ آپ کی سائنسی تاویل میں صلی، نضج کا عربی لغت میں مفہوم اور تبدیل جلود پر مبنی سائنسی مباحث شامل ہیں۔

(1) زغلول النجار کے نزدیک صلی اور نضج کا لغوی مفہوم

زغلول النجار فرماتے ہیں کہ صلی کا معنیٰ آگ جلانا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ صلی بالنار یعنی فلاں آگ سے جل گیا۔صلی کا لفظ کسی چیز کو آگ پر رکھنے کے لئے بولا جاتا ہے۔صلیت الشاۃ کا مطلب ہے کہ بھیڑ کو آگ میں پکا کر سرخ کیا گیا۔جو چیز آگ میں پک کر سرخ ہو جائے اسے مصلیۃ یامشویۃ کہتے ہیں۔صلی االکفار بالنار کا معنیٰ ہے کہ آگ کی شدت نے کافر کو جلایا۔علمائے لغت کے نزدیک الصلوٰۃ الصلاء سے نکلا ہے۔صلی کا مطلب ہے اپنے آپ سے آگ دور کرنا۔نضج سے گوشت کا ادراک مراد ہے یعنی جب وہ کچھ محسوس کرے۔پکے ہوئے پھل کے لئے بھی نضج کا لفظ بولا جاتا ہے۔

(2) زغلول النجار کا تبدیلیٔ جلود پر مبنی سائنسی تاویل

زغلول النجار انسانی جلد کا تعراف اور خصصیات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جلد میں جسم لپیٹا ہوتا ہے۔ جلد جسم کے خلیہ جات، بافتوں اور دیگر اندرونی اعضاء کی حفاظت کرتا ہے۔ جلد انسانی جسم میں احساس (Sense)، چھونے کی صلاحیت، سورج کی شعاعوں سے وٹامن ڈی تیار کرنے، جسم کی درجہ حرارت متوازن رکھنے، کسی قسم کے دباؤ، خارجی خطرات مثلا صدمہ، گندگی، امراض کے اسباب، موسمی تبدیلیاں معلوم کرنے اور سورج کی خطرناک شعاعوں سے حفاظت کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا عطاکردہ نعمت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اطباء کے نزدیک جلد کے یہ سارے افعال جلدی نظام (The Integumentary System) کا حصہ ہیں۔ خدانخواستہ اگر انسانی جلد مکمل طور پر جل جائے یا اس کے اندر بھاری زخم داخل ہو کر پھیل جائے تو انسان کی موت واقع ہاسکتی ہے۔ انسانی جلد کی موٹائی ایک ملی میٹر تا 5 ملی میٹر ہوتی ہے۔زغلول النجار حیاتیاتی تحقیقات کی روشنی میں فرماتے ہیں کہ انسانی جلد دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

ایک بیرونی اور دوسرا اندرونی حصہ ہوتا ہے۔ دونوں کا تعارف کچھ اس طرح سے ہے:

(1) البشرہ (The Epidermis) یعنی اوپری یا بیرونی جلد: یہ حصہ بہت باریک ہوتا ہے۔زغلول النجار نے اس کی ساخت، خصوصیات اور فوائد پر بحث کی ہے۔

(2) الادمہ (The Dermis) یعنی اندرونی / حقیقی جلد: یہ بیرونی جلد کے ساتھ پیوست نچلا حصہ ہوتا ہے جو نسبتا موٹا ہوتا ہے۔ آپ اس میں موجود خون کے نظام، پسینے کے غدود، بال اور اس عضلات وغیرہ کے بارے میں تفصیلی گفتگو کرتے ہیں۔

زغلول النجار فرماتے ہیں کہ انسان کو سب سے پہلے جلد کے ذریعے درد وتکلیف محسوس ہوتی ہے۔ جلد کے ساتھ دماغ اور اعصاب کا جال اندرونی جلد سے ہوتے ہوتے اوپری جلد تک پھیلا ہوا ہے۔ آپ نے جدید تحقیقات کی روشنی میں جلد کے زریعے مختلف کیفیات کا احساس دلانے والے حسی مراکز کی مثالیں دی ہیں۔ ان میں جلنے، رگڑنے، لرزنے اور درجہ حرارت وغیرہ محسوس کرنے والے مراکز شامل ہیں۔ سائنسی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ جلد کا ایک مربع سینٹی میٹر حصہ گرمی کا احساس دلاتا ہے اور اس کے بارہ ریسپٹرز ٹھنڈک محسوس کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس میں 50 ریسپٹرز دباؤ کے احساس اور 200 ریسپٹرز درد کے احساس کے لئے نصب ہوتے ہیں۔ اگر درجہ حرارت 45 درجہ سینٹی گریڈ سے زائد ہوجائے تو گرمی کا احساس دلانے ریسپٹرز درد والے یسپٹرز میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔ مطلب زیادہ درجہ حرارت کی صورت میں پھر گرم جگہ درد محسوس ہونے لگتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ جلنے سے درد کئی گنا زیادہ شدید ہوگا۔ اس مقام آیت کریمہ کا اعجاز ثابت ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ جب جلد نہ رہے تو درد وتکلیف کا احساس بھی نہیں ہوگا۔ اسی لئے قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے کہ جلد کو بار بار تبدیل کیا جائے گا تاکہ ہر بار نیا درد محسوس ہو۔ یہ حقیقت اطباء کو اس وقت معلوم ہوئی جب دوسری جنگ عظیم کے دوران جلے ہوئے زخمی فوجیوں کا معائنہ کیا گیا۔ چونکہ ان کا جلد ضائع ہوگیا تھا اس لئے وہ درد وتکلیف محسوس نہیں کر رہے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ جلد میں موجود احساس دلانے والے اجزاء بھی جل گئے تھے۔ لہٰذا قرآن کریم نے بھی بار بار جلد کی تبدیلی کا تذکرہ کیا۔ سائنس نے بیسویں صدی میں جلد کے حسی مراکز سے متعلق معلومات حاصل کئے۔ انسان نے جلد سے متعلق ابتدائی معلومات تقریبا تین صدی قبل حاصل کئے تھے۔ ایک عاقل شخص کے لئے ممکن نہیں کہ حق وسچ کتاب قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا کلام ہونے کا تصور کرے۔ [17]

مبحث چہارم: سلطان بشیر محمود کے نزدیک تبدیلیٔ جلود کی سائنسی تاویل

سلطان بشیر محمود تبدیل جلود سے جلد میں درد کے آخذے(Receptors) مراد ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ پہلے درد اور محسوسات کو دماغ کا عمل سمجھا جاتا تھا لیکن اب جدید سائنسی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ جلد میں درد محسوس کرنے والے آخذے ہوتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو انسان درد محسوس کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ آپ کی سائنسی تاویل کا مطلب یہ ہے کہ کفار کو عذاب کا ذریعہ بننے والے یہی آخذے ہوتے ہیں جو بار بار تبدیل کئے جاتے ہیں تاکہ وہ درد کو محسوس کر سکیں۔ [18]

مبحث پنجم: تجزیاتی مطالعہ

اس مبحث میں زغلول النجار اور سلطان بشیر محمود کا کفار کو دوران عذاب جلد کی تبدیلی یعنی تبدیلئ جلود پر مبنی سائنسی تاویلات میں جمع الآیات کے اہتمام، احادیث و مفسرین اور عربی لغت سے استدلال، دونوں سائنسی مفسرین کی تاویلات میں فرق و مماثلت، زیر بحث تاویل پر معاصر ماہرین قرآن و سائنس کے آراء اور مقصد نزول قرآن سے مطابقت وعدم مطابقت کا جائزہ لیا جائے گا۔

(1) جمع الآیات کے اہتمام کا جائزہ

زغلول النجار اور سلطان بشیر محمود نے زیر بحث آیت کی سائنسی تاویل کے دوران کسی قرآنی آیت سے استدلال نہیں کیا۔

(2) احادیث اور اقوال مفسرین سے استفادہ کا جائزہ

زغلول النجار اور سلطان بشیر محمود نے اس تاویل میں کسی حدیث اور مفسر کا قول ذکر نہیں کیا۔

(3) عربی لغت سے استدلال کا جائزہ

زغلول النجار نے زیر بحث آیت کے دو کلمات کا لغوی مفہوم بیان کیا ہے۔ سلطان بشیر محمود نے کسی کلمہ کا لغوی مفہوم بیان نہیں کیا۔

(4) زغلول النجار اور سلطان بشیر محمود کی سائنسی تاویلات میں فرق و مماثلت کا جائزہ

زغلول النجار نے اس سائنسی تاویل میں کافی تفصیل کے ساتھ انسانی جلد کے حس اور خصوصیات بیان کئے ہیں۔ سلطان بشیر محمود کی تاویل میں اس قسم کی تفصیلات دستیاب نہیں۔ علاوہ ازیں سلطان بشیر محمود نے اپنی تفسیر میں تبدیلئ جلود پر مبنی سائنسی تاویل کا ذکر نہیں کیا بلکہ آپ کی دوسری ایک تالیف میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ دونوں سائنسی مفسرین میں تبدیلئ جلود کے سائنسی مفہوم میں اتفاق پایا جاتا ہے۔

(5) معاصر سائنسی تاویلات سے مطابقت وعدم مطابقت کا جائزہ

شفیع حیدر دانش صدیقی[19] زیر بحث آیت کی سائنسی تاویل میں فرماتے ہیں کہ عصر حاضر کے انسان نے درجہ حرارت کے دباؤ اور اس کی مختلف قسم کی کیفیات معلوم کرنے کے لئے کئی آلات (Probes) دریافت

کئے ہیں جنہیں سائنس کی زبان میں آنکھیں کہا جاتا ہے۔ ان کا کام ہر چیز کی اندرونی کیفیت معلوم کرنا ہوتا ہے۔ حالیہ سائنسی انکشاف کے مطابق انسان میں درد کی شدت کو جانچنے والا پیمانہ دریافت کیا گیا ہے جو انسانی جلد میں نصب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہر بار کافر کی کھال تبدیل کرنے کا سبب یہی ہے کہ انسان عذاب کا نیا ذائقہ محسوس کرتا رہے۔[20] محمد جمیل الحبال[21] نے زیر بحث آیت کی سائنسی تاویل میں (Temperature & Pain Receptors) کا تذکرہ کیا ہے جو درد محسوس کرنے والے عصبی خلیات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہو تو انسان تکلیف محسوس نہیں کر سکتا۔[22] علی فرج عاشور[23] فرماتے ہیں کہ جدید سائنس کی تحقیق کے مطابق جلد میں احساس دلانے کے مراکز ہوتے ہیں جو جسم کے خارجی حصہ میں موجود ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ درد جلنے سے ہوتا ہے کیونکہ جلد کے جلنے (تحریق) کا عمل احساس کے مراکز کو خبردار کرتی ہے۔ چنانچہ آپ کی رائے مطابق اس آیت میں جلد کو بطور وسیلہ عذاب ذکر کیا گیا ہے۔[24] محمد انور میمن[25] نے اس آیت کی سائنسی تاویل کے دوران جدید میڈیکل سائنس کی تحقیقات کی روشنی میں درد کا ادراک کرنے والے اعصاب کا ذکر کیا ہے جو چوٹ لگنے، جلنے سے یا شدید سردی و گرمی کی وجہ سے صرف جلد میں پائے جاتے ہیں۔ آپ کی رائے کے مطابق اس آیت کریمہ میں جلد کے عصبی نظام کی طرف اشارہ ہے جس کی وجہ سے کفار آگ کے عذاب کو اپنے حواس کے ذریعہ محسوس کریں گے۔[26] یوسف الحاج[27] اور ماہر احمد صوفی[28] اور عبد الدائم الکحیل[29] نے بھی زیر بحث آیت کی سائنسی تاویل میں ان عصبی خلیات کا تذکرہ کیا ہے جو درد کا احساس دلاتی ہیں۔ غرض یہ کہ تبدیلیٔ جلود سے متعلق معاصر سائنسی تاویلات میں کوئی فرق نہیں پایا جاتا۔

(6) مقصد نزول قرآن کی روشنی میں مذکورہ سائنسی تاویل کا مطالعہ

زغلول النجار اور سلطان بشیر محمود کی زیر بحث آیت کی سائنسی تاویل میں اہل کفر کے لئے بڑی عبرت کا سامان موجود ہے۔ اس تاویل میں انذار کا پہلو احسن انداز میں مطالعہ کرنے کو ملتا ہے جو کہ قرآن کریم کا اہم مقصد ہے۔

نتائج بحث

اس بحث سے درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

(1) قرآن کریم نے انسانی جلد کی تبدیلی سے متعلق آج سے تقریبا 1400 سال قبل جو کچھ ارشاد فرمایا تھا، وہ

عصر حاضر میں درست ثابت ہوا۔ یہی قرآن کریم کا سائنسی اعجاز ہے جس کی طرف زغلول النجار اور سلطان بشیر محمود نے اشارہ کیا ہے۔

(2) اس تاویل میں زغلول النجار اور سلطان بشیر محمود کا ایک ہی موضوع پر قرآنی آیات کے انتخاب اور تاویل میں مماثلت پایا جاتا ہے۔

(3) دونوں سائنسی مفسرین کا منہج اور طریقہ استنباط ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

(4) قرآن کریم اور سائنس میں ربط و مطابقت ممکن ہے۔

(5) آج کے جدید سائنسی دور میں بھی قرآن کریم سے بھرپور رہنمائی لی جاسکتی ہے اور بلاشبہ قرآن کریم تمام انسانوں کے لئے کتاب ہدایت ہے۔

مصادر و مراجع

---

[1] ڈاکٹر زغلول راغب محمد النجار 17 نومبر 1933ء (تا حیات) کو مصر میں پیدا ہوئے۔ آپ نے دس سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا۔ آپ نے برطانیہ کے ویلز یونیورسٹی (University of Wales, UK) سے جیالوجی (Geology) میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ عرب کے کئی جامعات میں شعبہ ارضیات کے بانی رکن کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ آپ عالمی سطح پر قرآن و سنت میں سائنسی اعجاز کے مجلس کے رکن بھی ہیں۔ آپ تفسیر الآیات الکونیہ فی القرآن الکریم، الارض فی القرآن الکریم اور السماء فی القرآن الکریم سمیت سائنسی اعجاز پر مبنی کئی کتب کے مصنف ہیں۔ بحوالہ:
https://ketabpedia.com/تحميل/المعجم-الجامع-في-تراجم-العلماء-وطلبة-ا/ Dated:14/05/2021 Time.09:28am.
https://www.abjjad.com/author/6801436/زغلول-النجار/books Dated:14/05/2021 Time.09:29am.

[2] سلطان بشیر محمود (ستارہ امتیاز) 1940ء (تا حیات) کو امرتسر (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ نیوکلئیر انجینئرنگ میں آپ نے کئی ایجادات کرکے ملک و قوم کا نام عالمی سطح پر روشن کیا۔ آپ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے سابقہ ڈائریکٹر جنرل ہیں۔۔ اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے آپ نے قرآن و سائنس، حیات بعد الموت اور اسلامی تصوف پر مفید کام کیا ہے۔ آپ نوری تحریک اور تحریک حیا کے بھی سربراہ ہیں۔ سائنسی تفاسیر پر آپ کی تین تصانیف ہیں جن میں کتاب زندگی، کتاب رحمت اور The Spirit of The Holy Quran شامل ہیں۔ بحوالہ: محمود، سلطان بشیر، کتاب رحمت، اسلام آباد دار الحکمت انٹرنیشنل، سن اشاعت 2017ء ص 229.
Mahmood, Sultan Bashir, Kitab-e-Rahmat, Islamabad:Dar ul Hikmat International, 2017, p229.

[3] ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، بیروت، دار صادر، سن اشاعت نامعلوم ص 4449
Ibn Manzoor, Muhammad Ibn Mukarram,Lisan al-Arab, Beirut:Da ul Ssadar, p.4449.

[4] راغب اصفہانی، حسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، ترجمہ: محمد عبدہ فیروز پوری، لاہور، اسلامی اکیڈمی، سن اشاعت نامعلوم ج2 ص496.

Raghib Asfahani, Hussain Bin Muhammad, Al-Mufradat Fi Gharib -ul-Quran, UrduTranslation:Muhammad Abdahu Feroz Puri, Lahore: Islamic Academy,V.2, p496.

[5] رازی، محمد بن ابو بکر، مختار الصحاح، ترجمہ: پروفیر عبد الرزاق، کراچی، دار الاشاعت، سن اشاعت 2003ء، ص915

Razi, Muhammad Ibn Abu Bakkar, Mukhtar ul-Sihah, Urdu Translation: Prof. Abdul Razzaq,Karachi: Dar al-Ishaat ,2003,p.915.

[6] فراہیدی، خلیل بن احمد، کتاب العین مرتبا علی حروف المعجم، ، بیروت، دار الکتب العلمیہ 2003ء، ج4 ص231

Farahidi, Khalil bin Ahmad, Kitab al-Ain Murattiban Alaa Huroof ul-Mujam,Beirut: Dar al-Kutub ul-Ilamiyyah, 2003,vol.4,p. 231.

[7] مفردات القرآن ج2 ص30

Mufradaat ul Quran, Part 2, p.30.

[8] مختار الصحاح ص519

Mukhtaur Ul-Sihah p.519.

[9] فیروزآبادی (م817ھ)، محمد بن یعقوب، قاموس المحیط، قاہرہ، دار الحدیث، سن اشاعت 2008ء، ص944

Firouzabadi (817AD), Muhammad bin Yaqoob,Qamoos ul Muheet,Qahira:Dar Al-Hadith,2008,p.944.

[10] طبری، محمد ابن جریر (م310ھ)، جامع البیان عن تأویل آي القرآن، قاہرہ، ھجر للطباعۃ والنشر والتوزیع 2001ء ج7 ص165

Tabari, Muhammad Ibn Jarir,Jami ul-bayan An Ta'wil Ay al-Qur'an,Qahira: Hijar littabaat e Wal Nnash e Wal Ttozee 2001,V.7,p165.

[11] قرطبی، محمد بن احمد، تفسیر قرطبی، ترجمہ: اکرام الحق یٰسین، اسلام آباد، شریعہ اکیڈمی، سن اشاعت 2004ء، ج3 ص258

Qurtubi, Muhammad Bin Ahmad, Tafsir Qurtubi, Urdu Translation:Ikram-ul-Haq Yaseen,Islamabad:Shariah Academi 2004,V.3,P258.

[12] رازی، محمد فخر الدین، مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)، بیروت، دار الفکر، سن اشاعت 1981ء، ج10 ص139

Razi, Mohammad Fakhr-ud-Din, Mufatih al-Ghayb(Tafsir Kabir),Beirut:Dar al-Fikr,1981,vol.10, p.139.

[13] سید قطب، فی ظلال القرآن، ترجمہ: سید معروف شاہ شیرازی، لاہور، ادارہ منشورات اسلامی سن اشاعت نا معلوم ج 2 ص 133-134.

Sayyid Qutub, Fi Zalal-ul-Quran,Urdu Translation: Sayyid Maroof Shah Shirazi, Lahore:Idara Manshoorat e Islami ,v2, p.133-134.

[14] عثمانی، شبیر احمد، تفسیر عثمانی، کراچی، دار الاشاعت، 2007ء، ص411.

Usmani, Shabbir Ahmad,Tafsir Usmani, Karachi:Darul Ishaat,2007, p. 411.

[15] النساء:56

Alnisaa:56.

[16] محمود، سلطان بشیر، قرآن پاک ایک چیلنج ایک سائنسی معجزہ، اسلام آباد، القرآن الحکیم ریسرچ فاونڈیشن، 2008ء، ص157.

Mahmood, Sultan Bashir, Quran Pak aik Challenge aik Scienci Moujza, Islamabad: Al-Quran Research Foundation 2008,p 157.

[17] النجار، زغلول راغب محمد، تفسیر الآیات الکونیۃ فی القرآن الکریم، قاہرہ، مکتبۃ الشروق الدولیۃ، سن اشاعت 2007ء، ج 1 ص 165-169.

Al-Najjar, Zaghloul Raghib Muhamnmad, Tafseer Ayatul Kauniyah Fil Quran Alkreem, Qahira: Maktabah Shurooq ul Doliyyah 2007 Vol 1 Page165-169.

[18] قرآن پاک ایک چیلنج۔ایک سائنسی معجزہ ص157۔156.

Quran Pak aik Challenge aik Scienci Moujza,p156-157.

[19] انجینئر شفیع حیدر دانش صدیقی میٹالرجی اور ماحولیات کے میدان میں بڑی مہارت رکھتے ہیں۔ آپ NED انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی سمیت کئی ٹیکنیکل اداروں میں وزٹنگ فیکلٹی ممبر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کی سائنسی توضیح آپ کی مایہ ناز سائنسی تفسیر ہے۔اس میں آپ نے قرآن کریم کی 108 سورتوں سے منتخب آیات کی سائنسی تفسیر لکھی ہے۔ سائنسی تفسیر کے علاوہ آپ قرآن اور معدنیات، قرآن، سائنس اور ٹیکنالوجی، قرآن اور عالم نباتات وغیرہ کے مصنف ہیں۔بحوالہ: صدیقی، شفیع حیدر دانش ، قرآن کریم کی سائنسی توضیح ،لاہور،ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک، سن اشاعت 2018ء، ص 8،7 ، 1030۔1031.

Siddiqui, Shafi Haider Danish, Quran Kareem Ki Scienci Tozeeh, Lahore: Educational Press Pakistan Chowk2018, p7,8,1030-1031.

[20] قرآن کریم کی سائنسی توضیح، ص103-104.

Quran Kareem Ki Scienci Tozeeh,p103-104.

[21] ڈاکٹر محمد جمیل عبد الستار حبال 1945ء کو عراق میں پیدا ہوئے۔ آپ نے کنسلٹنٹ فزیشن(Consultant Physician)اور نیفرالوجسٹ(Nephrologist) کی حیثیت سے کئی ممالک میں فرائض انجام دے چکے ہیں۔ آپ نے قرآن کریم کے سائنسی اعجاز پر کئی کتب لکھیں جن میں اِعجاز الصیام وجوائز نوبل للطب (عرض تقدیمی)،مطابقة الحقائق العلمية للآيات القرآنية اورالقرآن الكريم معين العلوم الكونيةوغیرہ شامل ہیں۔یہ معلومات آپ کی اس ویب سائٹ سے ماخوذ ہیں۔

https://www.alhabbal.info/dr.mjamil/ Dated:10/04/2021 Time.10:40am.

[22] الحبال، محمد جمیل،المنتقىٰ من التفسير الطبى للآيات القرآنية،بیروت،دار الفکر المعاصر، سن اشاعت 2014ء،ج2 ص112

Al-Habbal, Muhammad Jameel, Al-Muntaqaa Min a Al-Tafsir al-Tibbi Lil Aayaatil Quraniyah, Beirut: Dar al-Fikr al-Maasir 2014, V.2, p112.

[23] ریسرچ سکالر جامعہ اسلامیہ فلسطین

Research Scholar, Jamia Islamia,Palestine.

[24] عاشور، علی فرج،اعضاء جسم الانسان فی القرآن الکریم،ماسٹر مقالہ، غزہ(فلسطین)، جامعہ اسلامیہ سال2014ء ص81۔80.

Aashor, Ali Farj, Aaza jism ul-insaan fil Quran il Kareem, Master Thesis 2014, Ghaza (Palestine) Jamia Islamia p80-81.

[25] محمد انور میمن کی اسلام اور جدید سائنس کے حوالے سے تالیفات میں قرآن کریم کے سائنسی انکشافات، سنت نبوی ﷺ جدید سائنسی تحقیقات کی روشنی میں، ارشادات نبوی ﷺ اور جدید سائنس وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کے تعارف کے حوالے سے مزید معلومات مجھے نہ مل سکیں۔ بحوالہ:

https://besturdubooks.net/tag/muhammad-anwar-memon-books/ Dated:02/05/2021 Time : 06:33pm

[26] میمن، محمد انور، قرآن کریم کے سائنسی انکشافات، کراچی، ادارہ اشاعت اسلام، سن اشاعت 2003ء، ص.348

Memon, Mohammad Anwar, Quran Kareem ke Scienci Inkishafaat, Karachi: Idaara Ihaat e Islam2003, p348.

[27] الحاج احمد، یوسف، موسوعة الاعجاز العلمی فی القرآن الکریم والسنة المطهرة ، دمشق، مکتبہ ابن حجر، سن اشاعت 2003ء، ص155۔154.

Alhaaj Ahmad,Yousaf,Mosooat ul Ijazul Ilmi Fil Quran wal Sunnatah tul Mutahharati, Damishq:Maktabah Ibn e Hajr2003,p154-155.

یوسف الحاج احمد موسوعة الاعجاز العلمی فی القرآن الکریم والسنة المطهرة موسوعة الإعجاز العلمي للصغار في القرآن الكريم والسنة المطهرة، ضحايا الحب اور التوبة في الإسلام على ضوء الكتاب والسنة وكيف أتوب؟ وغیرہ کے مؤلف ہیں۔ بحوالہ:

https://www.noor-book.com /کتب-یوسف-الحاج-أحمد-pdf Dated: 02/05/2021 Time.08:02pm

[28] صوفی، ماہر احمد مع مجموعہ باحثین، الموسوعة الکونیة الکبری، بیروت، مکتبة العصریة، سن اشاعت 2008ء، ج14 ص144۔143.

Soofi, Maahir Ahmed,Al Mossoa tul Koniyya tul Kubraa,Bairout:Maktaba tul Asariyyah,2008,V.14 p143-144.

ماہر احمد صوفی الموسوعة الکونیة الکبری کے علاوہ موسوعة الآخرة، السحر والتنجيم بين الحقائق والأوهام کے مؤلف ہیں۔ آپ کے تعارف کے حوالے سے مزید معلومات مجھے نہ مل سکیں۔ بحوالہ:

https://www.noor-book.com /کتب-ماهر-أحمد-الصوفي-pdf Dated: 02/05/2021 Time.06:49pm

[29] http://www.kaheel7.com/ar/index.php/2012-12-04-18-31-08/1089-2013-03-20-14-25-48 Dated:10/01/2021 Time.01:15pm

عبد الدائم الکحیل 1966ء کو شام میں پیدا ہوئے۔ آپ نے B.S یونیورسٹی آف دمشق سے میکینیکل انجینئرنگ میں ڈگری حاصل کی۔ آپ قرآن وسنت کے سائنسی اعجاز پر کام کر رہے ہیں اور آپ کی ویب سائٹ پر اس حوالے سے کافی موضوعات مطالعہ کرنے کو ملتی ہیں۔ آپ کی تالیفات وعلمی خدمات کا جائزہ آپ کی اپنی ویب سائٹ سے لگایا جاسکتا ہے۔ بحوالہ:

http://www.kaheel7.com/ar/index.php/2010-02-02-23-00-02/86-2010-02-26-21-45-26 Dated: 03/05/2021 Time.11:20am